میسرز سریش چندر کھنڈیلوال اینڈ کمپنی۔

بنام

ریاست ایم پی اور دیگران

20 نومبر 2006

(اریجیت پسیات اور لوکیشور سنگھ پنٹا، جسٹس صاحبان)

علاج - ایل پی اے میں، اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ سے ایک اور عرضی درخواست میں دیے گئے فیصلے پر انحصار کرنے کی اجازت طلب کی - عدالت عالیہ نے ایل پی اے کو نمٹاتے ہوئے مشاہدہ کیا کہ معاملہ نظر ثانی میں مشتعل ہوسکتا ہے - نظر ثانی کو جائز نہیں قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا - اس عرضی پر اپیل کہ اپیل کنندہ نے بغیر علاج کے چھوڑ دیا - منعقد کی گئی: عرضی میں اہمیت ہے - عدالت عالیہ کے لیے ایل پی اے کی سماعت کرنا اور خوبیوں کو نمٹانا مناسب ہے۔

اپیل کنندہ نے کچھ فوائد کے حصول کے لیے عدالت عالیہ میں عرضی درخواست دائر کی، جسے مسترد کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے ایل پی اے کو ترجیح دی کہ وہ ایک اور عرضی درخواست میں دیے گئے فیصلے پر انحصار کرنے کے لیے عدالت سے اجازت طلب کرے۔ ڈویژن بنچ نے ایل پی اے کو یہ مشاہدہ کرتے ہوئے نمٹا دیا کہ اسے نظر ثانی درخواست میں مشتعل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مطابق نظر ثانی درخواست دائر کی گئی تھی جسے بھی ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا تھا۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ اسے علاج کے بغیر چھوڑ دیا گیا ہے۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: اپیل کنندہ کی یہ استدعا کہ اسے بغیر کسی علاج کے چھوڑ دیا جا رہا ہے، بے بنیاد

ہے۔ڈویژن بنچ نے اس معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ شکایت کو نظر ثانی درخواست میں دیکھا جا سکتا ہے۔واحد جج نے مشاہدہ کیا کہ نظر ثانی درخواست قابل قبول نہیں تھی۔عجیب و غریب حالات میں واحد جج کا حکم خارج کر دیا جاتا ہے۔ڈویژن بنچ کے لیے مناسب ہوگا کہ وہ ایل پی اے کی سماعت کرے اور قانون کے مطابق خوبیوں کو نمٹائے۔(176-ڈی-ایف)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ:2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5075۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ،اندور بنچ،اندور کے تاریخ کے 1.7.2004،12.17.2004 اور 8.9.2005 کے فیصلوں اور احکامات سے عرضی درخواست نمبر 67/1997، ایم سی سی نمبر 461/2004 اور ایل پی اے نمبر 149/2005 بالترتیب۔

سشیل کے آر۔جین، اجیت چھابرا، پنیت جین، سرادسنگھانیا اور پرتیبھا جین اپیل گزار کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے بی ایس بنتھیا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
ارجیت پسیات،جسٹس اجازت دی گئی۔

ان اپیلوں میں چیلنج مدھیہ پردیش عدالت عالیہ،اندور بنچ کے ایک فاضل واحد جج کے ذریعے منظور کردہ حکم کو ہے،جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر نظر ثانی درخواست کو مسترد کیا گیا ہے۔

مختصر طور پر پس منظر کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

اپیل کنندہ نے مدھیہ پردیش تفریحی ڈیوٹی (ایڈورٹائزمنٹ ٹیکس) ایکٹ، 1936 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعات کے تحت تفریحی ڈیوٹی کی ادائیگی میں مرکب طریقہ کار کے تحت دستیاب فوائد کا دعوی کیا تھا۔ جیسا کہ دیا گیا تھا 1.1.1997 کی جگہ 1.4.1996 سے فائدہ اٹھانے کے لیے استدعا طلب کی گئی تھی۔ یہ استدعا کی گئی کہ اگرچہ فائدہ درست طریقے سے 20.12.1996 کے بحکُم ذریعے دیا گیا تھا، لیکن اسے 1.4.1996 سے 31.3.1997 تک محدود کرنے کے بجائے 1.1.1997 سے 31.3.1997 تک محدود کرنا مناسب نہیں تھا۔ عرضی درخواست کو اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا کہ سال 97-1996 سے متعلق تنازعہ کے سلسلے میں 04-2003 میں عرضی درخواست گزار کو کوئی موثر راحت نہیں دی جا سکتی۔ عرضی درخواست نمبر 67/97 میں منظور کردہ 7.1.2004 کے حکم پر درخواست پیٹنٹ اپیل دائر کر کے حملہ کیا گیا۔ اپیل کنندہ کے مطابق، ایل پی اے دائر کرنا اس لیے ضروری تھا کیونکہ عرضی درخواست گزار نے عدالت سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ ایک اور عرضی درخواست (1992 کی ایم پی نمبر 3398) مورخہ 21.11.2000 میں دیے گئے فیصلے پر انحصار کرے۔ 26.2.2002 کے بحکُم ذریعے، فاضل واحد جج نے ہدایت کی کہ معاملہ درج کیا جائے، تاکہ حتمی سماعت کے وقت اس کا نوٹس لیا جا سکے۔ حکم کے برعکس، فاضل واحد جج نے اسی طرح کے معاملے میں منظور کیے گئے حکم کا نوٹس نہیں لیا۔ درخواست پیٹنٹ اپیل کو دیگر باتوں کے ساتھ مندرجہ ذیل مشاہدات کے ساتھ نمٹا دیا گیا:

"فریقین کے فاضل وکیل کو سننے کے بعد اور ریکارڈ پر غور کرنے کے بعد، ہماری رائے ہے کہ اگر اپیل کنندہ کے مطابق، اپیل کنندہ کی عرضی درخواست میں پیش کردہ سوال کا جواب کسی دوسرے واحد جج کے ذریعے سنائے گئے فیصلے سے ملتا ہے اور یہ بھی ذہن میں رکھتے ہوئے کہ مذکورہ فیصلے کا نہ تو حوالہ دیا گیا ہے اور نہ ہی اس پر غور کیا گیا ہے، تو یہ ایک مناسب مقدمہ ہوگا جہاں اپیل کنندہ کو مذکورہ حکم کے نظر ثانی لیے درخواست دینی چاہیے تاکہ اسے خاص طور پر فاضل واحد جج کے نوٹس میں لایا جا سکے اور پھر دلائل

پیش کیے جاسکیں۔

اس کے مطابق، نظر ثانی درخواست 16.8.2004 پر دائر کی گئی تھی جس کا نمبر 2004 کا ایم سی سی نمبر 461 تھا۔ اسے اعتراض شدہ حکم نامے کے ذریعے مسترد کر دیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ نظر ثانی لینے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ کسی بھی صورت میں اپیل کنندہ کی طرف سے جس فیصلے پر انحصار کیا گیا تھا وہ پابند مثال کی نوعیت کا نہیں تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ دائر کردہ ایل پی اے کا فیصلہ نہیں کیا گیا تھا، کیونکہ ڈویژن بنچ نے محسوس کیا کہ نظر ثانی درخواست میں بھی اس پر احتجاج کیا جا سکتا ہے۔ ڈویژن بنچ کی طرف سے جو کہا گیا تھا اس کے برعکس، فاضل واحد جج نے فیصلہ دیا کہ نظر ثانی درخواست قابل قبول نہیں ہے۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ کو بغیر کسی علاج کے چھوڑ دیا گیا۔

دوسری طرف جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ سیکھے ہوئے واحد جج نے صحیح طور پر فیصلہ دیا ہے کہ نظر ثانی درخواست قابل قبول نہیں تھی۔

ہم اپیل گزار کے فاضل وکیل کی درخواست میں اس بات کا ثبوت پاتے ہیں کہ اسے بغیر کسی علاج کے چھوڑ دیا جا رہا تھا۔ ڈویژن بنچ نے اس معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ شکایت کو نظر ثانی درخواست میں دیکھا جا سکتا ہے۔ فاضل واحد جج نے مشاہدہ کیا کہ نظر ثانی درخواست قابل قبول نہیں تھی۔

عجیب و غریب حالات میں، ہم فاضل واحد جج کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ ڈویژن بنچ کے لیے 2004 کے ایل پی اے نمبر 106 کی سماعت مناسب ہوگی۔ اس کی سماعت کی جائے گی اور قانون

کے مطابق میرٹ پر نمٹا دیا جائے گا۔

اپیلوں کی اجازت مذکورہ بالا حد تک ہوتی ہے جس میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوتا ہے۔

ڈی۔جی   اپیل کی جزوی طور پر اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document